بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حرفِ اوّل

رمضان اور قرآن

ماہِ رمضان کی آمد آمد ہے۔ آنحضور ﷺ نے اس مہینے کو "شَھْرُ اللّٰہِ" قرار دیا ہے' کہ یوں تو تمام مہینے اللہ ہی کے لئے ہیں لیکن رمضان کا معاملہ خصوصی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے خاص اپنا مہینہ قرار دیا۔ ماہ رمضان کے اس امتیازی مقام کا سبب خود اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرہ میں معین فرما دیا ہے کہ : ﴿ شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْاٰنُ ﴾ "رمضان کا مہینہ وہ ہے کہ جس میں قرآن نازل کیا گیا"۔ معلوم ہوا کہ ماہ رمضان کی فضیلت کی اصل بنیاد نزول قرآن ہے۔ اسی نسبت سے وہ رات کہ جس میں قرآن کا نزول ہوا' یعنی لیلۃ القدر' وہ ہزار مہینوں سے افضل قرار پائی۔

روزے کی عبادت کے لئے نزول قرآن کے مہینے کا انتخاب نہایت معنی خیز ہے۔ روزہ روحانی بالیدگی کا ذریعہ ہے اور تلاوتِ قرآن روح کے لئے تغذیہ و تقویت کا باعث ہے۔ روزے کی حالت میں ایک بندۂ مومن اللہ کی رضا کی خاطر جسمانی تقاضوں یعنی بھوک اور شہوت پر بندش عائد کرتا ہے جس کے نتیجے میں روح پر جسد کی گرفت کمزور پڑتی ہے اور گویا روح کو سانس لینے کا موقع ملتا ہے۔ پھر رات کے وقت قیام اللیل (یعنی تلاوت یا استماع قرآن) کے ذریعے روح پر انوارِ قرآنی کی بارش ہوتی ہے اور قرآن کے فیضان کے نتیجے میں روح میں حیاتِ نو پیدا ہوتی ہے اور اس طرح دن کا روزہ اور رات کا قیام بالقرآن' دونوں مل کر ایک عظیم مقصد کی تکمیل کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ متعدد احادیث میں ان دونوں چیزوں کو بڑی خوبصورتی سے جمع کیا گیا ہے' جس سے اس امر کی رہنمائی ملتی ہے کہ یہ دونوں چیزیں یعنی دن کا روزہ اور رات کا قیام' رمضان کے دو متوازی پروگرام ہیں اور ماہ رمضان کی برکات سے پورے طور پر فیض یاب ہونے کے لئے دونوں کا اہتمام لازمی ہے۔ اس ضمن میں ایک حدیث جو متفق علیہ ہے بطورِ تحفہ پیش خدمت ہے :

((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ' وَمَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ' وَمَنْ قَامَ لَیْلَۃَ الْقَدْرِ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ))

"جس نے رمضان کے روزے رکھے ایمان اور خود احتسابی کی کیفیت کے ساتھ اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے گئے اور جو رمضان (کی راتوں) میں کھڑا رہا

(باقی صفحہ ۹ پر)